روزنامہ سیاست حیدرآباد
شنبہ ۱۲/ مارچ ۲۰۰۵ء
SAT,12-03-2005

نئی کتابیں تبصرہ

نام کتاب (بزبان انگریزی)

Inspired to serve (Today's Faith Activists)

مرتبہ: مارک ایچ ماسے Mark H. Masse
ناشر: انڈیانا یونیورسٹی، انڈیاناپولس۔ امریکہ
قیمت اور ملنے کا پتہ درج نہیں ہے۔
تبصرہ نگار: ایم ٹی خان

زیر نظر کتاب 12 ممتاز امریکی شہریوں کی عوامی خدمات پر مشتمل تذکرہ ہے جس کے سرورق پر ان شہریوں کی تصاویر دی گئی ہیں ۔ ان تصاویر میں ایک تصویر ڈاکٹر ایم بشیر احمد کی بھی ہے جن کا تعلق حیدر آباد سے ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد نے اپنے حالیہ دورہ حیدر آباد کے دوران اس کتاب کی ایک کاپی ایڈیٹر " سیاست " زاہد علی خاں صاحب کو دفتر " سیاست " میں پیش کی تھی ۔ اس کتاب کے مرتب مارچ ایچ ماسے اس وقت Ball State University امریکہ میں جرنلزم کے اسوسی ایٹ پروفیسر ہیں اور وہ فری لانس جرنلسٹ بھی ہیں ۔ ان کے اب تک کئی مضامین مختلف موضوعات پر قومی و بین الاقوامی رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کے آخری سرورق پر درج ہے کہ " مارچ ایچ ماسے حالیہ دور میں مختلف مذہبی تعلیمات سے متاثر ہو کر انسانی سماج کے غریبوں اور شہریت سے محروم (disenfranchised) عوام کی بے لوث خدمت کرنے والوں کی زندگی کے حالات پیش کرتے ہوئے مذہبی تعلیمات کی آفاقیت اور ان کی سماجی افادیت کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب میں جن افراد کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے اکثر نے سماجی تبدیلیوں کیلئے اپنے کیریئر اور اپنی زندگی کو بھی داؤ پر لگادیا ہے۔ یہ افراد اپنی سیکولر اور روحانی زندگیوں کے درمیان ایک توازن پیدا کرنے کی کوششوں میں معروف ہیں "۔ اس قسم کا اظہار خیال آج کے مادہ پرست مغربی سماج میں عنقا ہے ۔ مادہ پرست سماج میں فرد صرف اپنے عیش و آرام کے بارے میں سونچتا ہے ۔ پوری انسانی سماج کی اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ واقعی جو لوگ اپنے انفرادی خول سے باہر نکل کر پوری سماج کی بھلائی کی فکر کرتے ہیں وہ لوگ حقیقت میں اشرف المخلوقات کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں ۔ یہ لوگ رینالڈ جے سائیڈر کے الفاظ " غریبوں کی صحیح خدمت انجام دے رہے ہیں اور انھیں اقتدار کے حقدار بنا رہے ہیں "۔ ہر دور اور ہر قوم و مذہب میں اس قسم کے اصحاب سے ہی انسانیت کی ترقی و بقا ممکن ہوتی ہے۔ آج کے دور میں جہاں ایک طرف مادہ پرستی (Fetishism) اور نفسا نفسی کا بول بالا ہے تو دوسری طرف مذاہب کی تنگ نظری سے انسانی سماج کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے جو کسی بھی مغرب کی بنیادی تعلیمات کے مغائر ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ اکثر ممالک میں اور خاص کر امریکی سماج میں آج مذہب کی جانب مصنوعی مراجعت کے ساتھ ساتھ سماجی سطح پر رجعت پسندی کے تحت انسانی مساوات اور " صلح کل " کے نظریہ کی نفی ہو رہی ہے۔ زیر نظر کتاب میں جن قابل قدر اصحاب کی سماجی خدمات کا تذکرہ شامل ہے ان میں ڈاکٹرس، سماجی کارکن، مذہبی کارکن اور سماج کے مختلف طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ اختصار کی خاطر ان تمام اصحاب کا ذکر ممکن نہیں لیکن ڈاکٹر بشیر احمد کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلی

چیز حیدر آبادیوں کیلئے باعث فخر یہ ہے کہ ڈاکٹر ایم بشیر احمد ہمارے شہر کے مایہ ناز ڈاکٹر اور انجمن ترقی اردو کے صدر ڈاکٹر منان کے Nephew ہیں ۔ ڈاکٹر منان غریبوں کے بے حد ہمدرد ہیں اور یہی خصوصیت ڈاکٹر بشیر احمد کو وراثت میں ملی ہے ۔ ڈاکٹر احمد نے 1954ء میں عثمانیہ یونیورسٹی سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد کراچی (پاکستان) یونیورسٹی کے DOW میڈیکل کالج سے میڈیسن میں ڈگری حاصل کی ۔ بعد میں انہوں نے گلاسگو یونیورسٹی ، اسکاٹ لینڈ سے سائیکیاٹری میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری حاصل کی ۔ 1964ء میں ڈاکٹر احمد کو رائل کالج آف فزیشین اینڈ سرجنس کی فیلوشپ عطا کی گئی ۔ ساتھ ہی 1970ء کے دہے میں انھیں امریکن سائیکیاٹرسٹ اسوسی ایشن کی فیلوشپ بھی عطا کی گئی ۔ ڈاکٹر احمد نے اس وقت تک سائیکیاٹرک علاج کے شعبہ میں بین الاقوامی شہرت حاصل کرلی تھی ۔ 1968 میں وہ امریکہ منتقل ہو گئے ۔ امریکہ آنے سے قبل انہوں نے ڈاکٹر شکیلہ ایم ڈی سے شادی کی اور سینٹ لوئی منتقل ہو گئے ۔ جہاں سینٹ لوئی (مسوری) کے اسٹیٹ ہاسپٹل کامپلکس یونٹ I کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا ۔ یہاں ڈاکٹر بشیر نے کئی نئے تجربے دماغی امراض کے علاج کے سلسلہ میں کئے ۔ انہوں نے اپنے مریضوں کو صرف مریض کی حیثیت سے نہیں بلکہ گروپ تھیراپی کے رکن کی حیثیت سے علاج کا طریقہ اختیار کیا ۔ اس طریقہ کار کی ہاسپٹل کے ایک رسالہ میں بڑی تعریف ہوئی ۔ مارچ 1971ء کے امریکی اخبار St. Louis Past-Dispatch میں ایک طویل مضمون میں ڈاکٹر بشیر احمد کے نفسیاتی علاج کے نئے تجربات پر شائع ہوا تھا ۔ اس دوران ڈاکٹر بشیر احمد نے سائیکیاٹرک نرسس کی ٹریننگ کیلئے نئے کورسس وضع کئے جن کی اسٹیٹ ڈیویژن آف مینٹل ہیلت کے ڈائرکٹر نے بڑی تعریف کی تھی ۔ 1971ء میں ڈاکٹر احمد کو نیویارک سٹی کے البرٹ آئنسٹائین کالج آف میڈیسن میں کمیونٹی مینٹل ہیلت سنٹر کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے تقرر کیا گیا ۔ یہاں انہوں نے اسسٹنٹ پروفیسر آف سائیکیاٹری کی حیثیت سے خدمت انجام دی اور بہت نام کمایا ۔ اس دوران ڈاکٹر بشیر اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر شکیلہ نیویارک کے غریب آفریقی نژاد باشندوں، مسلمانوں اور یہودی غریب آبادی کی خراب حالت کا جائزہ لیا اور یہیں سے انھیں مسلمانوں کی خراب صحت اور سماجی پسماندگی کا احساس ہوا جو بعد میں " مسلم کمیونٹی سنٹر فار ہیومن سرویس " کی شکل میں انہوں نے قائم کیا ۔ 1976ء میں ڈاکٹر بشیر نے اوہایو میں Wright State University کے اسکول آف میڈیسن میں مکمل پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا ۔ بعد میں انہوں نے لاس اینجلس اور ٹیکساس میں جان پیٹر اسمتھ ہاسپٹل میں سائیکیاٹری ڈپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر اور ٹیکساس یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس میں پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۔ ڈلاس (نارتھ ٹیکساس) کا موسم ڈاکٹر بشیر اور ان کی اہلیہ کو کافی پسند آیا اور وہ دونوں گذشتہ بیس سال سے یہیں مقیم ہیں اور یہاں کی مسلم کمیونٹی کی زبوں حالی کو دیکھتے ہوئے ان کی بہتری کیلئے " مسلم کمیونٹی سینٹر فار ہیومن سرویس " کا 1995ء میں قیام عمل میں لایا (MCCHS) میں اپنی طبی خدمات کے علاوہ ڈاکٹر بشیر احمد نے MCC HS کے ذریعہ اپنی سماجی اصلاحی خدمات میں وسعت دی اور انہوں نے اس سلسلہ میں بین المذاہب Inter Faith سمینار اور مباحثے منعقد کروائے اور عالمی امن کی خاطر بین المذاہب استواری اور عدم تعصب کی تعلیمات کو فروغ دینے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں ۔ ڈاکٹر بشیر ایک پابند نماز روزہ مسلمان ہیں لیکن وہ کسی بھی مذہبی تعصب کے خلاف ہیں ۔ انہوں نے انسانی تاریخ میں مسلمانوں کے کارناموں اور خاص کر طب میں ابن سینا کے کارناموں پر سمینار منعقد کئے ۔ 11 ستمبر کے بعد امریکہ میں مسلمانوں کو شبہ کی نظر سے دیکھا جانے لگا تو ڈاکٹر بشیر نے مسلمانوں کے خلاف غلط فہمیوں کو دور کرنے کی سعی کی ۔ ڈاکٹر بشیر اپنا ایک کلینک چلاتے ہیں جس کا نام " الشفا " ہے ۔ یہاں پر وہ غریب مسلمان عورتوں اور بچوں کو مفت نفسیاتی مشورے دیتے ہیں ۔ ان کا طبی معائنہ معمولی فیس پر باہر کرواتے ہیں ۔ ڈاکٹر بشیر احمد نے MCCHS کی جانب سے اکتوبر 1998ء میں الشفا کلینک قائم کیا ۔ ساتھ ہی " اسلامک انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن ریلیشنس " قائم کیا ۔ ڈاکٹر بشیر احمد اس انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے ٹیکساس کے غریب مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کا نفسیاتی علاج کرتے ہیں ساتھ ہی وہ اپنے علاج میں مریضوں کے مذہبی تشخص کا لحاظ نہیں رکھتے ان کے مریضوں میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ " میں صرف ایک مسلمان ڈاکٹر نہیں ہوں ۔ صرف ایک ڈاکٹر ہوں " ڈاکٹر شکیلہ نے بھی نارتھ ٹیکساس میں ریڈیالوجسٹ کی حیثیت سے کامیابی حاصل کی ہے ۔

1979ء میں ایران کی جنگ کے وقت امریکی صدر جمی کارٹر نے انھیں وہائٹ ہاوز میں مدعو کیا تھا ۔ انہوں نے اسلامک میڈیکل اسوسی ایشن کے رکن کی حیثیت سے ان سے ملاقات کی تھی ۔ ڈاکٹر بشیر کا الشفا کلینک نارتھ اچلینڈ ہلز میں واقع ہے یہاں چند ایماندار مسلم ڈاکٹر انکی مدد کرتے ہیں ۔ ڈاکٹر منیر احمد اس کلینک کو چلانے کے علاوہ مسلم خواتین کو جو خاندانی انتشار اور ظلم کا شکار ہوتی ہیں انھیں مشورہ دیتے اور مسلمانوں کی تعلیمی ترقی میں بھی دلچسپی لیتے ہیں ۔ بہر حال ڈاکٹر ایم بشیر احمد امریکہ میں ایک مسلم ڈاکٹر کی حیثیت سے بلا تفریق مذہب امریکی قوم کی خدمت کر رہے ہیں اور بے حد نام کمایا ہے اس کے لئے ہم ہندوستانی اور خاص کر حیدر آبادی فخر محسوس کر رہے ہیں ۔